Advance Social Science Archives Journal
Available Online: https://assajournal.com
Vol.3 No.1,January-March,2025.Page No.2054-2060
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

WOMEN'S RESPONSIBILITY AND CHALLENGES OF THE CONTEMPORARY ERA IN THE VIEWS OF ALLAMA MUHAMMAD IQBAL: A RESEARCH STUDY

خواتین کی ذمہ داریاں اور عصر حاضر کے چیلنجز علامہ محمد اقبال کی نظر میں (ایک تحقیقی مطالعہ)

Dr. Muhammad Saeed — Lecturer Islamic Studies, HITEC University Taxila Cant.
muhammad.saeed@hitecuni.edu.pk

ABSTRACT

Jurisprudence Alauddin Ibn Masood ibn Ahmad Hanafi was a distinguished jurist. Allama Muhammad Iqbal, in his poetry, highlights the duties and responsibilities of women, as well as the challenges of the contemporary era in this regard. So what are their obligations and what are the challenges faced by them in the current era, in the views of Iqbal? This research will answer this question. According to Iqbal, the first duty of women is to play their role as mothers in children's training. While the second duty is to keep her honour and remain decent and modest. And the third duty is to face the challenges of the modern world, which can put her away from performing her duties as a mother or having modesty. According to him in the modern era, women are used as a tool, and to publish indecency through women. For highlighting the worthy role of women, he mentioned the example of Hadrat Fatima Radia Allahu Anha, who groomed Imam Hussain Radia Allahu Anhu. Furthermore he discuss as a role model Fatima bint e Abdullah the martyrdom of the battle of Tarabulus (Tripoli); in which she embrace martyrdom while drinking water to the injuries of the battle.

Keywords: Women, responsibility, challenges, contemporary era, Allama Muhammad Iqbal.

تعارف:

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے خواتین کے فرائض اور ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ ان موانع اور اسباب کی نشاندہی بھی کی ہیں؛ جن سے ان فرائض کی بجا آوری متاثر ہو رہی ہیں، جن میں سے ان کی اولین ذمہ داری بحیثیت ماں ہے، جو قوموں کی پرورش کرتی ہیں۔ اور دوسری اہم ذمہ داری عفت و عصمت کو بر قرار رکھنا ہے، باپردہ اور باحیا رہنا ہے۔ تیسری اہم ذمہ داری یہ ہے کہ ہر ایسی چیز جو عورت کی فطری ذمہ داریوں کے نباہنے میں حائل ہو اس سے ہوشیار رہیں اور اس سے بچنے کی بھرپور کوشش کرے، مثلاً مغربی تہذیب جو اگرچہ علم و دانش کا دعوی دار ہے لیکن انہوں

نے اس کے ذمے وہ کام لگایا جس کی وہ پابند نہیں تھی، نتیجہ یہ ہوا کہ عورت کی گود خالی ہوگئی یعنی بچوں کی پیدائش اور تربیت ناپسند بنادیا گیا۔ اس تہذیب میں عورتوں کو زیب وزینت کا آلہ بنایا گیا، اور اس کے علاوہ ان کو کمانے کی فکر میں پھنسا کر بچوں کی پیدائش اور ان کی تربیت ناپسند بنادیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ علامہ نے اپنی شاعری میں آگاہ کیا ہے کہ جدید تعلیم سے عورتوں میں بے حیائی پھیلائی جاتی ہے اگر بے حیائی کا سدباب کیا جائے تو حصول تعلیم میں کوئی حرج نہیں، مزید یہ کہ انہوں نے آزادی نسواں کی تحریکوں کے بھیانک نتائج سے بھی خبردار کیا، اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مسائل سے قوم کو بروقت آگاہ بھی کیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

خواتین کی ذمہ داریاں علامہ اقبال رحؒ کی نظر میں:

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے خواتین کے فرائض اور ذمہ داریوں کو بہت تاکید سے ذکر کیا ہے، عورت کے وجود سے پورے کائنات میں رونق ہے، اور یہ خاک شرف وتقدس میں ثریا سے برتر ہے، فرماتے ہیں:

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ- اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں

شرف میں بڑھ کر ثریا سے مشتِ خاک اس کی- کہ ہر شرف ہے اسی درج کا درِ مکنوں! [i]

تاریخ میں جتنے بھی عظیم لوگ گزرے ہیں ان سب کی تربیت خواتین نے کی ہے۔ انہوں نے اگرچہ افلاطون جیسی کتابیں نہیں لکھیں لیکن افلاطون جیسے شخصیات کی تربیت خواتین نے کی ہے:

مکالماتِ فلاطوں نہ لکھ سکی لیکن!- اسی کے شعلے سے ٹوٹا شرارِ افلاطوں [ii]

اس کے ساتھ عورت کے ذمہ چند اہم ذمہ داریاں ہیں، جن کی ادائیگی ان کے لئے ناگزیر ہے، وہ ذمہ داریاں یہ ہیں:

پہلی ذمہ داری:

خواتین کی اولین ذمہ داری بحیثیت ماں ہے، جو قوموں کی پرورش کرتی ہیں، اور جن کے شرف وتقدس قرآن وسنت میں موجود ہیں۔ عورت کا کام یہ ہے کہ بچوں کی نگہداشت کریں۔ اور اس میں کوئی کمال نہیں کہ بچوں کی ولادت اور پرورش چھوڑ دے، اور مرد بے کار ہو جائیں، بقول اقبال:

کوئی پوچھے حکیم یورپ سے- ہند و یونان ہیں جس کے حلقہ بگوش!

کیا یہی ہے معاشرت کا کمال- مرد بے کار و زن تہی آغوش! [iii]

دوسری ذمہ داری:

خواتین کی دوسری اہم ذمہ داری عفت وعصمت کو برقرار رکھنا ہے، اور باپردہ اور باحیا رہنا ہے، اپنا کردار ماں، بیٹی بہن اور بیوی کی حیثیت سے ادا کرے۔ علامہ آزادی نسواں کے بالکل قائل نہ تھے، جس کی ابتداء مغرب سے ہوئی اور جو معاشرتی بگاڑ کا سبب بن چکا ہے، اور اس خرابی کا ذمہ دار عورت نہیں اس لئے کہ اس کا شرف وتقدس مسلم ہیں، بلکہ یہ مرد کی نااہلی کی وجہ سے ہے کہ وہ عورت کے مزاج کو نہ سمجھ سکا۔ فرماتے ہیں:

ہزار بار حکیموں نے اس کو سلجھایا!- مگر یہ مسئلہ زن رہا وہیں کا وہیں

قصور زن کا نہیں ہے کچھ اس خرابی میں - گواہ اس کی شرافت پہ ہیں مہ پرویں
فساد کا ہے فرنگی معاشرت میں ظہور! - کہ مرد سادہ ہے بے چارہ زن شناس نہیں[iv]

تیسری ذمہ داری:

خواتین کی تیسری اہم ذمہ داری یہ ہے کہ ہر ایسی چیز جو عورت کی فطری ذمہ داریوں کے نباہنے میں حائل ہو اس سے ہوشیار رہیں اور اس سے بچنے کی بھرپور کوشش کرے، اس حوالے سے علامہ نے بڑے پرزور انداز میں فرمایا ہے، کہ عورت کے نسوانیت کی حفاظت کا کام صرف جوان مردوں کا کام ہیں، مزید فرماتے ہیں کہ جس قوم نے اس حقیقت کو نظر انداز کیا تو وہ بہت جلد زوال پذیر ہو جائیگا، فرماتے ہیں:

اک زندہ حقیقت مرے سینے میں ہے مستور - کیا سمجھے گا وہ جس کی رگوں میں ہے لہو سرد
نے پردہ، نہ تعلیم، نئی ہو کہ پرانی - نسوانیت زن کا نگہبان ہے فقط مرد
جس قوم نے اس زندہ حقیقت کو نہ پایا - اس قوم کا خورشید بہت جلد ہوا زرد[v]

علامہ اور آزادی نسواں:

علامہ کے ایک نظم کا عنوان ہے آزادی نسواں، جس میں انہوں نے آزادی نسواں کے بارے میں فکر انگیز گفتگو کی ہے:

اس بحث کا کچھ فیصلہ میں کر نہیں سکتا - گو خوب سمجھتا ہوں کہ یہ زہر ہے، وہ قند
کیا فائدہ کچھ کہہ کے بنوں اور بھی معتوب - پہلے ہی خفا مجھ سے ہیں تہذیب کے فرزند
اس راز کو عورت کی بصیرت ہی کرے فاش - مجبور ہیں، معذور ہیں، مردان خرد مند
کیا چیز ہے آرائش و قیمت میں زیادہ - آزادی نسواں کہ زمرد کا گلوبند[vi]

اس میں علامہ فرما رہے ہیں کہ جو آزادی نسواں ہے یہ زہر کی طرح ہے، بقول ان کے: میں مزید کچھ کہنا نہیں چاہتا؛ اس لئے کہ پہلے سے لوگ مجھ سے خفہ ہے۔ اب اس کا فیصلہ خواتین خود ہی کرے کہ وہ خاتوں بہتر ہے جس کے گلے میں موتیوں اور زمرد کی ہار ہو اور گھر کی ملکہ ہو بطور ماں، بہن، بیٹی اور بیوی یا وہ عورت جو گھر سے باہر رہنا چاہتی ہوں اور آزادی نسواں کا قائل ہوں؟

عصر حاضر کے مسائل اور ان کا سدّباب علامہ اقبال رح کی نظر میں:

خواتین کے لئے عفت وعصمت اور باپردہ اور باحیار ہنا ناگزیر ہے، انہوں نے اپنا کردار ماں، بیٹی بہن اور بیوی کی حیثیت سے ادا کرنا ہے، علامہ آزادی نسواں کے بالکل قائل نہ تھے، جس سے معاشرتی بگاڑ پیدا ہوتی ہے۔ خواتین کے لئے ضروری ہے کہ ہر ایسی چیز سے ہوشیار سے رہیں جو ان کو ان کی فطری ذمہ داریوں کے نباہنے میں رکاوٹ بنے ، اور اس سے بچنے کی بھرپور کوشش کرے، جن میں سرفہرست یہ ہے کہ مغربی تہذیب خواتین کو بچے جننا ناپسند دکھاتی ہے، جس کے حوالے سے علامہ فرماتے ہیں کہ اس کا نتیجہ انسانیت کا خاتمہ اور زوال ہو گا کیونکہ اس کے ذمہ نئی نسل کی پرورش ہوتی ہے۔ اور اس نئی نسل کی صحیح پرورش وپرداخت پر قوم کے مسقبل کا دار مدار ہوتا ہے۔ اس لیے عورت کا شرف وامتیاز اس کی ماں ہونے کی وجہ سے ہے۔ جس قوم کی عورتیں فرائض امومت ادا کرنے سے کترانے لگتی ہیں، اس کا معاشرتی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اس کا

عائلی نظام انتشار کا شکار ہو جاتا ہے۔ مغربی تمدن کی اقدار عالیہ کو اس لیے زوال آ گیا ہے کہ وہاں کی عورت آزادی کے نام جذبہ امومت سے بھی محروم ہوتی چلی جارہیں:

تہذیب فرنگی ہے اگر مرگ امومت - ہے حضرت انسان کے لیے اس کا ثمر موت [vii]

جدید تعلیم اور خواتین:

جدید تعلیم سے عورتوں میں بے حیائی پھیلائی جارہی ہے اور وہ پھر وہ اپنی فطری ذمہ داریوں کے ادائیگی سے کتراتی ہیں، اسی طرح خواتین کی دین سے دوری قطعا مناسب نہیں، علامہ فرماتے ہیں،

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن - کہتے ہیں اسی علم کو اربابِ نظر موت

بیگانہ رہے دیں سے اگر مدرسہ زن - ہے عشق و محبت کے لیے علم و ہنر موت [viii]

علامہ اقبال نے اپنے ایک نظم میں جس کا عنوان: تعلیم اور اس کے نتائج (تضمین بر شعر ملا عرشی) جس میں علامہ نے جدید تعلیم اور اس کے نتائج بیان کئے ہیں، جس سے ہمیں مذکورہ مسئلہ کے سمجھنے میں مدد ملے گی، کہتے ہیں:

خوش تو ہیں ہم بھی جوانوں کی ترقی سے مگر -لب خنداں سے نکل جاتی ہے فریاد بھی ساتھ

ہم سمجھتے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم -کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ [ix]

خواتین کے لئے رول ماڈل:

انہوں نے رول ماڈل کے طور پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا کو پیش کیا ہے، جس نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی تربیت کی، اور ہمت و بہادری کا مثال قائم کی، اقبال نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کردار کو عورتوں کے لیے مثال اور نصب العین قرار دیا ہے بیٹی، بیوی اور ماں کی حیثیت سے حضرت فاطمہ نے جو زندگی بسر کی وہ دنیا کے تمام عورتوں کے لیے نمونہ ہے۔

مزرع تسلیم را حاصل بتول -مادراں را اسوہ کامل بتول

فطرت تو جذبہ ہا دارد بلند - چشم ہوش از اُسوۂ زہرا مند [x]

اقبال کے نزدیک انسانی خودی کے بنیادی اوصاف فقر، قوت، حریت اور سادگی سے عبارت ہے اور یہ تمام اوصاف حضرت فاطمہ کی زندگی میں بدرجہ اتم جمع ہو گئے تھے۔ انہی اوصاف نے ان کے اُسوہ کو عورتوں کے لیے رہتی دنیا تک مثالی بنادیا ہے۔ اور ان کی ہستی کی سب سے بڑھ کر یہ دلیل ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ جیسی عظیم و مدبر شخصیت کو انہوں نے اپنی آغوش میں پروان چڑھایا۔ اقبال کی نظر میں عورت کے بطن سے اگر ایک ایسا آدمی پیدا ہو جائے جو حق پرستی اور حق کی خدمت کو اپنی زندگی کا نصب العین اور مقصد قرار دے تو اس عورت نے گویا اپنی زندگی کے منشاء کو پورا کر دیا۔ اسی لیے وہ مسلمان عورتوں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں:

اگر پندے ز درد پشتے پذیری -ہزار اُمت بمیرد تو نہ میری!

بتوے باش و پنہاں شو ازیں عصر -کہ در آغوش شبیرے بگیری! [xi]

مغربی تہذیب اور خواتین:

مغربی تہذیب میں عورتوں کے ذمہ وہ کام لگایا گیا جو اس کی فطرت کے خلاف تھی یعنی کمانا اور منتظم ہونا یہ مرد کے کام ہیں، اور خواتین کے ذمہ بچوں کی تربیت و نگہداشت ہے۔ لیکن اس تہذیب نے ان کو زیب وزینت کا آلہ بنایا، اور ان کو گھروں سے نکلنے پر آمادہ کیا، جس کے حوالے سے علامہ فرماتے ہیں کہ:

رسوا کیا اس دور کو جلوت کی ہوس نے- روشن ہے نگہ آئنہ دل ہے مکدر

بڑھ جاتا ہے جب ذوق نظر اپنی حدوں سے- ہو جاتے ہیں افکار پراگندہ و ابتر

آغوش صدف جس کے نصیبوں میں نہیں ہے- وہ قطرہ نیساں کبھی بنتا نہیں گوہر

خلوت میں خودی ہوتی ہے خود گیر و لیکن- خلوت نہیں اب دیر و حرم میں بھی میسر! [xii]

اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے آزادی نسواں کی تحریکوں کے بھیانک نتائج سے بھی خبردار کیا، اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مسائل سے قوم کو بروقت آگاہ کیا:

کیا چیز ہے آرائش و قیمت میں زیادہ- آزادی نسواں کہ زمرد کا گلوبند [xiii]

علامہ کے مطابق خواتین کی عزت ان کے فطری ذمہ داریوں کے ادا کرنے میں ہے، عورت کی عفت و عصمت کی حفاظت مردوں کا کام ہے اور یہی قوموں کی ترقی کا راز ہے:

اک زندہ حقیقت مرے سینے میں ہے مستور- کیا سمجھے گا وہ جس کی رگوں میں ہے لہو سرد

نے پردہ، نہ تعلیم، نئی ہو کہ پرانی- نسوانیت زن کا نگہبان ہے فقط مرد

جس قوم نے اس زندہ حقیقت کو نہ پایا- اس قوم کا خورشید بہت جلد ہوا زرد [xiv]

فاطمہ بنت عبد اللہ شہید جنگ طرابلس:

عورت کے بارے میں اقبال کا نظریہ بالکل اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے وہ عورت کے لیے وہی طرز زندگی پسند کرتے ہیں جو اسلام کے ابتدائی دور میں تھا کہ مروجہ برقعے کے بغیر بھی وہ شرعی پردے کے اہتمام اور شرم و حیا اور عفت و عصمت کے پورے احساس کے ساتھ زندگی کی تمام سرگرمیوں میں پوری طرح حصہ لیتی ہیں۔ اس لیے طرابلس کی جنگ میں ایک لڑکی فاطمہ بنت عبد اللہ غازیوں کو پانی پلاتے ہوئے شہید ہو گئیں تو اس واقعہ سے وہ اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے اسی لڑکی کے نام کو ہی عنوان بنا کر اپنی مشہور نظم لکھی:

فاطمہ! تو آبروئے ملت مرحوم ہے- ذرہ ذرہ تیری مشتِ خاک کا معصوم ہے

یہ جہاد اللہ کے رستے میں بے تیغ و سپر!- ہے جسارت آفریں شوق شہادت کس قدر!

یہ کلی بھی اس گلستانِ خزاں منظر میں تھی- ایسی چنگاری بھی یارب اپنی خاکستر میں تھی [xv]

خلاصہ کلام علامہ اقبال رحمہ اللہ نے خواتین کے فرائض اور ذمہ داریاں اور اس کے ساتھ ساتھ عصر حاضر کے مسائل کو اور انکا حل بہتر طریقے سے واضح کیا ہے، آپ نے اس مسئلے کی بروقت نشاندہی کی اور قوم کو اس کے خطرناک نتائج سے آگاہ کیا۔

خاتمہ ونتائج:

- خواتین کی بنیادی ذمہ داری بحیثیت مادر ہے، جو قوموں کی پرورش کرتی ہیں، خواتین کی دوسری اہم ذمہ داری عفت وعصمت کو برقرار رکھنا ہے، باپردہ اور باحیا رہنا ہے، اور ان کی تیسری اہم ذمہ داری یہ ہے کہ ہر ایسی چیز جو عورت کی فطری ذمہ داریوں کے نباہنے میں حائل ہو اس سے ہوشیار رہیں اور اس سے بچنے کی بھرپور کوشش کرے۔
- قوموں کی ترقی کا راز خواتین کی اپنی فطری ذمہ داریوں کے ادا کرنے میں ہے، علامہ نے خواتین کے لئے رول ماڈل کے طور پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا ہے جس نے حسین رضی اللہ کی تربیت کی، اور جنگ طرابلس کی شہید فاطمہ بنت عبد اللہ رحمہا اللہ کا تذکرہ کیا ہے جس نے غازیوں کو پانی پلاتے پلاتے جام شہادت نوش کیا۔
- مغربی تہذیب نے خواتین کو زیب وزینت کا آلہ بنایا، اور ان کو گھروں سے نکلنے پر آمادہ کیا، جس کے نتائج انتہائی تباہ کن ثابت ہوئے، اس کے علاوہ علامہ اقبال نے آزادی نسواں کی تحریکوں کے بھیانک نتائج سے خبر دار کیا، اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مسائل سے قوم کو بروقت آگاہ کیا۔
- جدید تعلیم سے عورتوں میں بے حیائی پھیلائی جارہی ہے اور وہ پھر وہ اپنی فطری ذمہ داریوں کے ادائیگی سے کتراتی ہیں۔ ورنہ فی نفسہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حواشی:

i علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال اردو متن، اردو ترجمہ، تشریح، (لاہور، اردو بازار، مکتبہ دانیال)، 707۔

ii علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال اردو، 707۔

iii علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال اردو، 704۔

iv علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال اردو، 704۔

v علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال اردو، 709۔

vi علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال اردو، 708۔

vii علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال اردو، 710۔

viii علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال اردو، 710۔

ix علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال اردو، 254۔

x پروفیسر حمید اللہ شاہ ہاشمی، کلیات اقبال فارسی، ترجمہ و تشریح، (لاہور، اردو بازار، مکتبہ دانیال)، 242۔

xi علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال فارسی، 321۔

xii علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال اردو، 706۔

xiii علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال اردو، 710۔

xiv علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال اردو، 709۔

xv علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال اردو، 260۔